

آیت چالیس کی مخفی تاریخ — عدد انتیس

حزقی ایل نمبر دس

Jeff Pippenger

2026-08-31

حزقی ایل کی کتاب میں بہت سی حیرت انگیز اور نہایت اہم نبوتی لکیریں اور صداقتیں پائی جاتی ہیں۔ بیکل کے اندر انبیا کی بائبل تمثیلات میں، حزقی ایل سب سے بڑھ کر وہ نبی ہے جو پہیوں کے اندر پہیوں کی نشان دہی کرتا ہے۔ وہ پہیے، سسٹر وائٹ کے مطابق، انسانی سرگرمی کے پیچیدہ باہمی تعامل کی نمائندگی کرتے ہیں، جو آخری بارش کے زمانہ میں واقعات کے تسلسل کی توضیح کرتا ہے۔ ان واقعات کی نمائندگی نبی اس وقت کرتا ہے جب وہ ایک عملی تمثیل میں خود نبوت کا حصہ بن جاتا ہے، جیسے کہ چوتھے باب میں یروشلم کے محاصرہ کی تمثیل میں، جب حزقی ایل اپنی بائیں اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹتا ہے۔ نیز تیرہ معین تاریخیں بھی ہیں جو حزقی ایل کی سرگزشت کا خاکہ مرتب کرتی ہیں، اور یوں آخری بارش کے دور کی راہ نما نشانیاں فراہم کرتی ہیں، جب ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی جاتی ہے۔ ایسی صداقتیں صرف تاریخوں ہی کے ذریعے نہیں پہنچائی جاتیں، بلکہ سترہ، انیس، پچیس، ستر، چالیس، تین سو نوے، اور ظاہر ہے، تیس جیسے اعداد کے ذریعے بھی۔ ایک اور عدد، جو شاید حزقی ایل کی کتاب میں سب سے اہم عدد ہے، ایک سو پچاس ہے۔ تاہم ایک سو پچاس کا عدد حزقی ایل کی کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ پھر بھی، سطر پر سطر—وہ وہاں موجود ہے۔

عدد ایک سو پچاس محاصرہ کی لکیر کے اندر نبوتی طور پر پیوست ہے، اور محاصرہ ایک جداگانہ نبوتی لکیر ہے؛ یا اگر آپ چاہیں تو محاصرہ ایک پہیہ ہے۔ تاریخ کی ایک نبوتی لکیر ہمیشہ ایک الفا اور اومیگا کی حامل ہوگی، اور ایسا ہوتے ہوئے الفا اور اومیگا کی خصوصیات لازماً لکیر کے آغاز اور انجام پر نمایاں ہونی چاہئیں، ورنہ وہ لکیر ہی نہیں۔ محاصرہ کا الفا واقعہ حزقی ایل کی بیوی کی موت تھا، اور محاصرہ کا اختتام مسیح کی دلہن کی موت تھا، جیسا کہ یروشلم کی تباہی میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اور میں یوحنا نے اُس مقدس شہر، نئے یروشلم کو آسمان سے خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا، جو اپنے شوہر کے لیے آراستہ دلہن کی مانند تیار کیا گیا تھا۔ اور میں نے آسمان سے ایک بلند آواز سنی جو کہتی تھی، دیکھ، خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے، اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا، اور وہ اُس کی اُمّتیں ہوں گے، اور خدا آپ اُن کے ساتھ ہوگا، اور اُن کا خدا ہوگا۔ اور خدا اُن کی آنکھوں سے سب آنسو پونچھ دے گا؛ اور پھر موت نہ رہے گی، نہ ماتم، نہ آہ و نالہ، نہ درد؛ کیونکہ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا تھا اُس نے کہا، دیکھ، میں سب کچھ نیا بنا دیتا ہوں۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، لکھ لے، کیونکہ یہ باتیں سچی اور برحق ہیں۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، ہو چکا۔ میں الفا اور اومیگا ہوں، ابتدا اور انتہا۔ جو پیاسا ہے میں اُسے آب حیات کے چشمہ سے مفت پلاؤں گا۔ جو غالب آئے گا وہ اُن سب چیزوں کا وارث ہوگا؛ اور میں اُس کا خدا ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ لیکن بزدلوں، اور بے ایمانوں، اور گھناؤنے لوگوں، اور خون کرنے والوں، اور حرام کاروں، اور جادوگروں، اور بت پرستوں، اور سب جھوٹوں کا حصہ اُس جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے: یہ دوسری موت ہے۔ پھر اُن سات فرشتوں میں سے ایک، جن کے پاس سات پیالے تھے جو آخری سات آفتوں سے بھرے ہوئے تھے، میرے پاس آیا اور مجھ سے کلام کر کے کہنے لگا، اِدھر آ، میں تجھے دلہن، یعنی برہ کی بیوی دکھاؤں گا۔ مکاشفہ 2:21-9۔

محاصرے کے آغاز ہی میں حزقی ایل کی بیوی وفات پا جاتی ہے، اور وہاں اُس کی شناخت حزقی ایل کی ”آنکھوں کی خواہش“ کے طور پر کی گئی ہے؛ اور اسی باب میں بیان کی گئی یروشلم کی تباہی میں، یروشلم کی شناخت اسرائیل کی ”آنکھوں کی خواہش“ کے طور پر کی گئی ہے۔

پھر نویں سال میں، دسویں مہینے کی دسویں تاریخ کو، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ، ... اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ، اے ابن آدم، دیکھ، میں تیری آنکھوں کی مرغوب چیز کو ایک ہی ضرب میں تجھ سے لے لیتا ہوں؛ لیکن نہ تو ماتم کرے گا، نہ روئے گا، اور نہ تیرے آنسو بہیں گے۔ آہ و زاری سے باز رہ، مردہ کے لیے سوگ نہ کر، اپنی پگڑی اپنے سر پر باندھے رکھ، اور اپنے پاؤں میں جوتے پہنے رکھ، اور اپنے ہونٹ نہ ڈھانپ، اور لوگوں کی دی ہوئی روٹی نہ کھا۔ سو میں نے صبح کے وقت لوگوں سے کلام کیا؛ اور شام کو میری بیوی مر گئی؛ اور میں نے صبح کو ویسا ہی کیا جیسا مجھ حکم دیا گیا تھا۔ اور لوگوں نے مجھ سے کہا، کیا تو ہمیں نہ بتائے گا کہ یہ باتیں ہمارے لیے کیا معنی رکھتی ہیں، کہ تو ایسا کرتا ہے؟

تب میں نے اُن سے کہا، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ، بنی اسرائیل کے گھرانے سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں اپنے مقدس کو ناپاک کروں گا، جو تمہاری قوت کا فخر، تمہاری آنکھوں کی خواہش، اور وہ ہے جس پر تمہاری جان ترس کھاتی ہے؛ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں جنہیں تم پیچھے چھوڑ آئے ہو، تلوار سے گر پڑیں گے۔ اور تم ویسا ہی کرو گے جیسا میں نے کیا ہے: نہ اپنے ہونٹ ڈھانپو گے، نہ لوگوں کی روٹی کھاؤ گے۔ اور تمہاری پگڑیاں تمہارے سروں پر، اور تمہارے جوتے تمہارے پاؤں میں ہوں گے: تم نہ ماتم کرو گے نہ روؤ گے؛ بلکہ اپنی بد اعمالیوں میں گھلتے جاؤ گے، اور ایک دوسرے کے سامنے نوحہ کرو گے۔

پس حزقی ایل تمہارے لیے ایک نشان ہے؛ جیسا کچھ اُس نے کیا ہے، ویسا ہی تم کرو گے؛ اور جب یہ واقعہ ہوگا، تو تم جان لو گے کہ میں خداوند خدا ہوں۔ اور اے آدم زاد، کیا ایسا نہ ہوگا کہ جس دن میں اُن سے اُن کی قوت، اُن کے جلال کی خوشی، اُن کی آنکھوں کی خواہش، اور وہ چیز جس پر اُن کا دل لگا رہتا ہے، یعنی اُن کے بیٹے اور اُن کی بیٹیاں، لے لوں، اُسی دن ایک بچ نکلنے والا تیرے پاس آئے گا تاکہ تو اسے اپنے کانوں سے سنے؟ اُسی دن تیرا منہ اُس بچ نکلنے والے کے لیے کھولا جائے گا، اور تو کلام کرے گا اور پھر گونگا نہ رہے گا؛ اور تو اُن کے لیے ایک نشان ہوگا؛ اور وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہوں۔ حزقی ایل 24:1، 15-27۔

محاصرے کا الفا حزقی ایل کی مرغوب شے کی موت ہے، اور اس کا اومیگا اسرائیل کی مرغوب شے کی موت ہے۔

سنتے ہوئے، مگر نہ سنتے ہوئے

پانچ مواقع ایسے ہیں جہاں بزرگوں یا لوگوں کو کسی نہ کسی انداز میں حزقی ایل کی بات سنتے ہوئے پیش کیا گیا ہے۔ حزقی ایل 8:1 میں یہوداہ کے بزرگ اس کے سامنے بیٹھتے ہیں۔ حزقی ایل 14:1 میں بزرگ آتے ہیں اور اس کے سامنے بیٹھتے ہیں۔ حزقی ایل 20:1 میں اسرائیل کے بزرگ خداوند سے دریافت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ حزقی ایل 37:18 میں خدا حزقی ایل سے کہتا ہے: ”جب تیری قوم کے فرزند تجھ سے مخاطب ہو کر کہیں، کیا تو ہمیں نہ بتائے گا کہ ان چیزوں سے تیرا کیا مطلب ہے؟“ چوبیسویں باب میں لوگ براہ راست پوچھتے ہیں: ”کیا تو ہمیں نہ بتائے گا کہ یہ باتیں ہمارے لیے کیا ہیں، کہ تو ایسا کرتا ہے؟“ ان پانچوں مواقع میں بزرگ یا لوگ لاؤدیکائی حالت میں ہیں۔

اور اُس نے فرمایا، جا، اور اِس قوم سے کہہ دے: تم یقیناً سنو گے، مگر نہ سمجھو گے؛ اور یقیناً دیکھو گے، مگر نہ بوجھو گے۔ اِس قوم کے دل کو موٹا کر دے، اور اُن کے کانوں کو گراں کر دے، اور اُن کی آنکھیں بند کر دے؛ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اور اپنے کانوں سے سنیں، اور اپنے دل سے سمجھیں، اور رجوع لائیں، اور شفا پائیں۔ یسعیاہ 6:9، 10۔

لوگوں کے سنتے ہوئے بھی نہ سننے کی پانچ تصویریں، اور لوگوں کے دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھنے کی پانچ تصویریں، یسعیاہ کی گواہی میں اُن لوگوں کے پانچ مراحل کے مطابق ہیں جو دیکھنے اور سننے سے انکار کرتے ہیں۔

لیکن خداوند کا کلام اُن کے لیے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں تھوڑا، اور وہاں تھوڑا تھا؛ تاکہ وہ جائیں، اور الٹے گر پڑیں، اور ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں، اور پھندے میں پھنسیں، اور پکڑے جائیں۔ یسعیاہ 28:13۔

اور اُن میں سے بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے، اور گریں گے، اور ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں گے، اور پھندے میں پھنسیں گے، اور گرفتار کیے جائیں گے۔ یسعیاہ 8:15۔

نشانیاں

حزقی ایل کے چوبیسویں باب میں، محاصرہ کے آغاز اور حزقی ایل کی بیوی کی موت سے شروع ہونے والا زمانہ—جو اُس کی آنکھوں کی مرغوب تھی—یروشلم کی موت پر، یعنی اسرائیل کی آنکھوں کی مرغوب کے خاتمہ پر، تمام ہوتا ہے۔ ڈیڑھ سالہ محاصرہ الفا اور اومیگا کی مہر اپنے اندر رکھتا ہے، اور یہ زمانہ ایک نشان سے شروع ہوتا ہے اور ایک نشان ہی پر ختم ہوتا ہے۔ جیسا کہ حزقی ایل چوبیس میں ہے، ویسا ہی یسوع متی چوبیس میں محاصرہ کے نشان کی نشاندہی کرتا ہے۔

مسیح کے یہ الفاظ ایک بڑی تعداد کے لوگوں کے سننے میں کہے گئے تھے؛ لیکن جب وہ تنہا تھے، تو پطرس، یوحنا، یعقوب، اور اندریاس اُن کے پاس آئے جبکہ وہ کوہ زیتون پر بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے کہا، ”ہم سے کہیے، یہ باتیں کب واقع ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے اختتام کا نشان کیا ہوگا؟“ یسوع نے اپنے شاگردوں کو یروشلم کی تباہی اور اپنی آمد کے عظیم دن کا الگ الگ ذکر کرتے ہوئے جواب نہ دیا۔ اُس نے ان دونوں واقعات کی تصویر کشی کو باہم ملا دیا۔ اگر وہ اپنے شاگردوں پر آئندہ واقعات کو اسی طرح کھول دیتا جیسے وہ خود انہیں دیکھ رہا تھا، تو وہ اس منظر کو برداشت کرنے کے قابل نہ ہوتے۔ اُن پر رحم کرتے ہوئے اُس نے دونوں عظیم بحرانوں کے بیان کو ایک ساتھ ملا دیا، اور شاگردوں کو چھوڑ دیا کہ وہ اس کے معنی خود سمجھیں۔ جب اُس نے یروشلم کی تباہی کا ذکر کیا، تو اُس کے نبوتی الفاظ اُس واقعہ سے آگے بڑھ کر اُس آخری حریق تک جا پہنچے، اُس دن تک جب خداوند اپنے مقام سے نکلے گا تاکہ دنیا کو اُن کی بدکرداری کی سزا دے، جب زمین اپنے خون کو ظاہر کرے گی، اور اپنے مقتولوں کو پھر کبھی نہ ڈھانپے گی۔ یہ سارا خطاب صرف شاگردوں ہی کے لیے نہیں دیا گیا تھا، بلکہ اُن لوگوں کے لیے بھی جو زمین کی تاریخ کے آخری مناظر میں زندہ ہوں گے۔

شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کر مسیح نے فرمایا، ”خبردار رہو کہ کوئی تمہیں فریب نہ دے۔ کیونکہ بہت سے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے، میں مسیح ہوں؛ اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔“ بہت سے جھوٹے مسیحا ظاہر ہوں گے، معجزے کرنے کا دعویٰ کریں گے، اور اعلان کریں گے کہ یہودی قوم کی نجات کا وقت آ پہنچا ہے۔ یہ بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ مسیح کے الفاظ پورے ہوئے۔ اُس کی موت اور یروشلم کے محاصرہ کے درمیان بہت سے جھوٹے مسیحا ظاہر ہوئے۔ لیکن یہ تنبیہ اُن لوگوں کو بھی دی گئی تھی جو دنیا کے اس دور میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ یروشلم کی تباہی سے پہلے جو فریب آزمائے گئے تھے، وہی صدیوں بھر آزمائے جاتے رہے ہیں، اور پھر آزمائے جائیں گے۔

”اور تم جنگوں کی باتیں اور جنگوں کی افواہیں سنو گے؛ خبردار، گھبرانا نہیں، کیونکہ ان سب باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے، لیکن ابھی انتہا نہیں۔“ یروشلم کی تباہی سے پہلے، لوگ بالادستی کے لیے کشمکش کرتے رہے۔ شہنشاہ قتل کیے گئے۔ وہ لوگ جو تخت کے بالکل قریب سمجھے جاتے تھے، مار ڈالے گئے۔ جنگیں ہوئیں اور جنگوں کی افواہیں پھیلیں۔ مسیح نے فرمایا، ”ان سب باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے، لیکن ابھی انجام [یہودی قوم کا بحیثیت قوم] نہیں۔ کیونکہ قوم قوم پر اور مملکت مملکت پر چڑھائی کرے گی، اور جگہ جگہ کال، وبائیں اور زلزلے آئیں گے۔ یہ سب مصیبتوں کا آغاز ہے۔“ مسیح نے فرمایا، جب ربی یہ نشانیاں دیکھیں گے تو وہ انہیں اُن اقوام پر خدا کی عدالتیں قرار دیں گے جنہوں نے اُس کے برگزیدہ لوگوں کو غلامی میں جکڑ رکھا ہے۔ وہ اعلان کریں گے کہ یہ نشانیاں مسیحا کی آمد کی علامت ہیں۔ فریب نہ کھاؤ؛ یہ اُس کی عدالتوں کا آغاز ہیں۔ لوگوں نے

اپنی ہی طرف نگاہ کی ہے۔ انہوں نے توبہ نہیں کی اور نہ رجوع لائے تاکہ میں انہیں شفا دیتا۔ جن نشانیوں کو وہ اپنی غلامی سے رہائی کی علامتیں قرار دیتے ہیں، وہی اُن کی ہلاکت کی نشانیاں ہیں۔" The Desire of Ages, 628.

سن 66 میں یروشلم کا محاصرہ اس نشان کو اپنے اندر لیے ہوئے تھا کہ روم اپنی فوجی علامتیں مقدس کے احاطہ میں نصب کرے گا۔ سن 66 سے 70 کے عرصہ کے واقعات پر یسوع کی تشریح نے سن 70 کی ہلاکت کو اُس کی دوسری آمد کے ساتھ مربوط کیا؛ اور اُس کی دوسری آمد کے ساتھ ایک نشان وابستہ ہے۔

"جلد ہی ہماری نگاہیں مشرق کی طرف کھنچ گئیں، کیونکہ وہاں ایک چھوٹا سا سیاہ بادل نمودار ہوا تھا، جو اندازاً آدمی کے ہاتھ کے نصف کے برابر بڑا تھا، اور ہم سب جانتے تھے کہ یہ ابنِ آدم کا نشان ہے۔" The Day Star, 1846.

66 سے 70 عیسوی کی تاریخ کے آغاز اور اختتام میں ایک ایسی علامت پائی جاتی ہے جو محاصرہ کے آغاز اور شہر کی تباہی سے وابستہ ہے، اور جو 587 قبل از مسیح اور 586 قبل از مسیح میں آنکھوں کی خواہش کی موت کی الفا اور اومیگا علامت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

ڈیڑھ سالہ محاصرہ کی تاریخ آخری ایام کے لیے ایک "نشان" ہے۔ حزقی ایل کی تاریخ میں جن بیوقوف کنواریوں کی نمائندگی کی گئی ہے، ان کا ہم مثل اُن عقلمند کنواریوں کی تاریخ میں پایا جاتا ہے جنہوں نے سن 66 میں محاصرہ کا نشان دیکھا اور حفاظت کی طرف بھاگ گئیں۔ ڈیڑھ سالہ محاصرہ وہ نشان ہے جو پرستاروں کی دو جماعتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک جماعت اس نشان کو سمجھ گئی، اور دوسری جماعت، جسے یسعیاہ نے "بہتوں" کے طور پر پیش کیا ہے، نہ دیکھ گئی نہ سنے گی۔

بہت سے اور تھوڑے سے

تب بادشاہ نے خادموں سے کہا، اُس کے ہاتھ پاؤں باندھ دو، اور اُسے لے جا کر بیرونی تاریکی میں ڈال دو؛ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ کیونکہ بہت سے بلائے گئے ہیں، مگر چنے ہوئے تھوڑے ہیں۔ متی 14، 22:13.

پس آخری پہلے ہوں گے، اور پہلے آخری؛ کیونکہ بہت سے بلائے گئے ہیں، مگر تھوڑے سے چنے گئے ہیں۔ متی 20:16.

دیکھنا اور سننا

حزقی ایل کی کتاب میں پانچ تمثیلیں عملی طور پر ادا کی گئی ہیں، اور پانچ ہی مرتبہ حزقی ایل نے سرداروں اور لوگوں سے خطاب کیا۔ یہ دو گواہ اُن پانچ نادان کنواریوں کی نشان دہی کرتے ہیں جو 'دیکھنے' سے انکار کرتی ہیں اور 'سننے' سے بھی انکار کرتی ہیں۔ وہ اُس بڑھائے گئے علم کو دیکھنے یا سننے سے انکار کرتی ہیں جو اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب یسوع، جو یہوداہ کے قبیلے کے شیر ہیں، اپنے نبوتی کلام کی مہرین کھولتے ہیں۔

دنیا دیکھے گی اور سنے گی

اے تمام اہل عالم اور زمین کے سب باشندو، دیکھو، جب وہ پہاڑوں پر جھنڈا بلند کرتا ہے؛ اور جب وہ نرسنگا پھونکتا ہے، تو سنو۔ یسعیاہ 18:3.

اور اُس دن بہرے کتاب کی باتیں سنیں گے، اور اندھوں کی آنکھیں تاریکی اور گہری ظلمت میں سے دیکھیں گی۔ یسعیاہ 29:18.

میرے احمق اور سادہ لوح لوگ معرفت نہیں رکھتے۔

میں کب تک عَلم کو دیکھتا رہوں، اور نرسنگ کی آواز سنتا رہوں؟ کیونکہ میرے لوگ احمق ہیں، انہوں نے مجھے نہیں پہچانا؛ وہ نادان فرزند ہیں، اور ان میں کچھ سمجھ نہیں: بدی کرنے میں تو وہ دانا ہیں، لیکن نیکی کرنے کا انہیں کوئی علم نہیں۔ یرمیاہ 4:21، 22۔

اس کو یعقوب کے گھرانے میں بیان کرو، اور یہوداہ میں اس کی منادی کرو، اور کہو: اب یہ سنو، اے نادان اور بے فہم قوم؛ جن کی آنکھیں ہیں، مگر دیکھتے نہیں؛ جن کے کان ہیں، مگر سنتے نہیں۔ یرمیاہ 5:20، 21۔

ایک سرکش گھرانا

اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد، تو ایک باغی گھرانے کے درمیان رہتا ہے، جن کے پاس دیکھنے کے لیے آنکھیں ہیں، پر وہ دیکھتے نہیں؛ سننے کے لیے کان ہیں، پر وہ سنتے نہیں؛ کیونکہ وہ باغی گھرانہ ہیں۔ حزقی ایل 12:1، 2۔

اس لیے میں اُن سے تمثیلوں میں بات کرتا ہوں، کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے، اور سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے، نہ سمجھتے ہیں۔ اور اُن میں یسعیہ کی یہ نبوت پوری ہوتی ہے، جو کہتی ہے: تم سنتے تو رہو گے، مگر برگز نہ سمجھو گے؛ اور دیکھتے تو رہو گے، مگر برگز ادراک نہ کرو گے۔ کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہو گیا ہے، اور اُن کے کان سننے میں بوجھل ہو گئے ہیں، اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اور اپنے کانوں سے سنیں، اور اپنے دل سے سمجھیں، اور رجوع لائیں، اور میں انہیں شفا دوں۔

لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں، کیونکہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان، کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستباز لوگوں نے آرزو کی کہ ان باتوں کو دیکھیں جو تم دیکھتے ہو، مگر نہ دیکھ سکیں؛ اور ان باتوں کو سنیں جو تم سنتے ہو، مگر نہ سن سکیں۔ متی 13:13-17۔

قدیم راستے

یوں فرماتا ہے خداوند: راستوں پر کھڑے ہو جاؤ، اور دیکھو، اور قدیم راہوں کے بارے میں پوچھو کہ اچھی راہ کہاں ہے، اور اسی میں چلو، تو تم اپنی جانوں کے لیے آرام پاؤ گے۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم اُس میں نہ چلیں گے۔ اور میں نے تم پر نگہبان بھی مقرر کیے، جو کہتے تھے، نرسنگ کی آواز سنو۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم نہ سنیں گے۔ یرمیاہ 6:16، 17۔

1840-1844 کا پیغام

”1840-1844 کے دوران دیے گئے تمام پیغامات کو اب زور و قوت کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، کیونکہ بہت سے لوگ اپنی سمت کھو بیٹھے ہیں۔ یہ پیغامات تمام کلیسیاؤں تک پہنچنے ہیں۔“

مسیح نے فرمایا، ”مبارک ہیں تمہاری آنکھیں، کیونکہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان، کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستباز لوگوں نے آرزو کی کہ ان باتوں کو دیکھیں جو تم دیکھتے ہو، اور نہ دیکھ سکیں؛ اور ان باتوں کو سنیں جو تم سنتے ہو، اور نہ سن سکیں“ [متی 13:16، 17]۔ مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے اُن چیزوں کو دیکھا جو 1843 اور 1844 میں دیکھی گئیں۔

”پیغام دے دیا گیا تھا۔ اور اس پیغام کو دہرانے میں کوئی تاخیر نہ ہونی چاہیے، کیونکہ زمانہ کے نشان پورے ہو رہے ہیں؛ اختتامی کام ضرور انجام پانا ہے۔ تھوڑے ہی وقت میں ایک عظیم کام

سرانجام دیا جائے گا۔ خدا کی مقررہ سے عنقریب ایک پیغام دیا جائے گا جو بڑھتے بڑھتے بلند صدا میں تبدیل ہو جائے گا۔ تب دانی ایل اپنی قرعہ میں کھڑا ہوگا، تاکہ اپنی گواہی دے۔ "Manuscript, Releases جلد 21، 437۔

محاصرہ کی علامت

حزقی ایل کی کتاب میں پانچ مواقع ایسے ہیں جہاں اُس نے ایک تمثیل کو 'عملاً پیش کیا' جسے لوگ دیکھنے سے انکار کرتے رہے، اور نیز پانچ مواقع ایسے ہیں جہاں اُس نے اُن لوگوں سے 'کلام کیا' جو سننے سے انکار کرتے رہے۔ عملاً پیش کی گئی تمثیل اور کلام کرنے کی دو گواہیاں ان پانچ نادان کنواریوں کے سامنے پیش کی گئیں۔ عملاً پیش کی گئی تمثیلوں میں سے ایک، جو چوتھے باب میں واقع ہے، محاصرہ کی "نشانی" کی نمائندگی کرتی ہے، جو آنے والی ہلاکت سے آگاہ کرتی ہے۔ حزقی ایل کا پیغام لودیکہ کے لیے پیغام ہے۔

لاودیکہ کے لیے دیا گیا "نشان" 'محاصرہ کا نشان' ہے، اور آخری ایام کے محاصرہ کی نمائندگی کئی گواہوں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ مسیح کے زمانہ کے یہودیوں کو دیا گیا واحد نشان یوناہ کا نشان تھا، جو ایک مچھلی کے پیٹ میں تین دن رہنے کی عملی تمثیل کی نمائندگی کرتا ہے۔

تب بعض فقہا اور فریسیوں نے جواب میں کہا، اے استاد، ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر اُس نے جواب میں اُن سے کہا، ایک شریر اور زانی نسل نشان طلب کرتی ہے؛ اور اُسے کوئی نشان نہ دیا جائے گا، سو اُن یونس نبی کے نشان کے: کیونکہ جیسے یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا، ویسے ہی ابن آدم تین دن اور تین رات زمین کے دل میں رہے گا۔ متی 40-12:38۔

یونس کا نشان

یوناہ کا نشان موت میں سے قیامت کا ایک عملی تمثیل تھا۔ یوحنا بھی اسی حقیقت کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ اُسے کھولتے ہوئے تیل کے دیگچے میں ڈالا گیا، اور وہ زندہ نکل آیا۔ دانی ایل شیر ببر کے ماند میں، اور نبوکدنصر کی بھٹی میں وہ تین ممتاز اشخاص، موت میں سے قیامت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ سب مکاشفہ باب گیارہ میں اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں جو زندہ کیے جاتے ہیں۔

نجات دہندہ کے افکار اب ماضی اور مستقبل پر غور کرنے سے واپس لوٹے۔ جبکہ لوگ اپنے ذہنوں پر پڑنے والے تاثرات کے مطابق، اور اس نور کے مطابق جو انہیں حاصل تھا، اُس چیز کی توضیح کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو انہوں نے دیکھی اور سنی تھی، "یسوع نے جواب دے کر کہا، یہ آواز میرے سبب سے نہیں آئی بلکہ تمہارے سبب سے۔" یہ اُس کی مسیحائیت کا فیصلہ کن ترین ثبوت تھا، باپ کی طرف سے یہ اعلان کہ یسوع نے سچ کہا تھا، اور وہ خدا کا بیٹا تھا۔ کیا یہودی آسمان اعلیٰ کی اس گواہی سے پھر جاتے؟ انہوں نے ایک بار نجات دہندہ سے پوچھا تھا، تو کون سا نشان دکھاتا ہے تاکہ ہم دیکھیں اور ایمان لائیں؟ مسیح کی خدمتگزاری کے تمام عرصہ میں شمار نشان دیے گئے تھے؛ تاہم انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنے دلوں کو سخت کر لیا، ایسا نہ ہو کہ وہ قائل ہو جائیں۔ لعزر کے جی اُٹھنے کا فیصلہ کن معجزہ بھی اُن کی ایمانی کو دور نہ کر سکا، بلکہ انہیں اور زیادہ کینہ سے بھر دیا؛ اور اب جبکہ باپ بول چکا تھا، اور وہ مزید کسی نشان کا مطالبہ نہ کر سکتے تھے، اُن کے دل نرم نہ ہوئے اور وہ پھر بھی ایمان لانے سے انکار کرتے رہے۔ روح نبوت، جلد 3، 79۔

لعزر اُس قیامت کی علامت تھا جیسے یوناہ نے مچھلی کے پیٹ میں عملاً پیش کیا۔ باپ کی آواز، جو مردوں میں سے زندہ کیے گئے لعزر کے ساتھ متعلق ہے، الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی

کرتی ہے، اور یہی یقیناً مسیح کی فطرت ہے، جس نے اپنے اوپر انسانی جسم اختیار کیا۔ انسانیت کے ساتھ الوہیت کا امتزاج ایک لاکھ چوالیس ہزار کا علم ہے، اور لعزر قیامت کی اُس قدرت کی علامت ہے جو خالق اور مخلوق کے اتصال کو عمل میں لاتی ہے۔

"لعزرس کو زندہ کیے جانے کے سبب بہت سے لوگ یسوع پر ایمان لانے کی طرف رہنمائی پائے۔ یہ خدا کا منصوبہ تھا کہ لعزرس مر جائے اور نجات دہندہ کے پہنچنے سے پہلے قبر میں رکھ دیا جائے۔ لعزرس کو زندہ کیا جانا مسیح کا سب سے نمایاں معجزہ تھا، اور اسی کے سبب بہت سے لوگوں نے خدا کی تمجید کی۔" مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 21، 111۔

لعزرس نے یروشلم میں ظفرمندانہ ورود کی پیشوائی کی، اور وہ قیامت کا زندہ "نشان" تھا جس کی تمثیل یوناہ میں دکھائی گئی ہے۔

"لعزر، جس کے بدن نے قبر میں سڑن دیکھی تھی، مگر جو اب جلالی مردانگی کی قوت میں شادمان تھا، اُس جانور کی رہنمائی کر رہا تھا جس پر منجی سوار تھا۔" The Desire of Ages, 572

شاہانہ داخلہ ایکسیٹر کیمپ میٹنگ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، جو دس کنواریوں کی تمثیل کی الفا تکمیل تھی، اور یوں یونس اور لعزر کے "نشان" کو اس پیغام کے اعلان کی اومیگا اور کامل تکمیل کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے: "دیکھو، دولہا آتا ہے!"

"مجھے اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، جن میں سے پانچ عقلمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور پوری ہوگی، کیونکہ اس کا ایک خاص اطلاق اسی زمانے پر ہوتا ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مانند، یہ پوری ہو چکی ہے اور زمانے کے اختتام تک حال کی سچائی بنی رہے گی۔" Review and Herald, August 19, 1890.

یوناہ، لعزر اور سموئیل سنو کا ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں دیر سے پہنچنا حرقی ایل کے "محاصرہ کی علامت" کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ لعزر مسیح کو ایک گدھے پر یروشلم میں لے آیا۔

"بیٹس اگست 1844 میں ایکسیٹر (نیو ہیمپشائر) کے کیمپ میٹنگ کے اہم رہنماؤں میں سے ایک تھا، جب پہلی بار 'حقیقی نصف شب کی صدا' پیش کی گئی۔ اتفاق سے اُس صبح کیمپ میں ہونے والی عبادتی خدمت کے لیے منتخب واعظ بیٹس ہی تھا۔ وہ اپنے سامعین کو وفادار رہنے کی تلقین کر رہا تھا اور اطمینان کے ساتھ انہیں یہ یقین دلا رہا تھا کہ خدا محض انہیں آزما رہا ہے، کہ وہ تاخیر کے وقت میں ہیں، اور اسی نوع کے دوسرے خیالات بیان کر رہا تھا، کہ اسی دوران سیموئیل ایس۔ اسنو گھوڑے پر سوار ہو کر کیمپ میں داخل ہوا۔ اپنی بہن، مسز جان کاؤچ، کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے، اسنو نے اپنے اس یقین کو پھر دہرایا کہ مسیح مقررہ وقت پر ظاہر ہوگا۔ مسز کاؤچ، جو نہایت گہرے طور پر متاثر ہوئی تھیں، اچانک کھڑی ہو گئیں اور یہ اعلان کر کے حاضرین کو چونکا دیا، 'یہاں ایک شخص ہے جس کے پاس خدا کی طرف سے ایک پیغام ہے!' Leroy Froom, The Prophetic Faith of our Fathers, volume 4, 549

اپریل 1521ء میں مارٹن لوتھر گھوڑوں سے کھینچی جانے والی گاڑی میں ورمز کی مجلس عام تک سفر کر کے پہنچا، جہاں اُس نے پاپائی روایات اور رسوم کو رد کر دیا اور کہا، "جب تک مجھے کلام مقدس کی شہادت یا واضح دلیل سے قائل نہ کیا جائے... میں کسی بھی بات سے رجوع نہیں کر سکتا اور نہ ہی کروں گا، کیونکہ ضمیر کے خلاف جانا نہ محفوظ ہے اور نہ درست۔ میں یہیں کھڑا ہوں۔ میں اس کے سوا کچھ اور نہیں کر سکتا۔ خدا میری مدد کرے۔ آمین۔"

جس طرح فریسیوں نے مسیح کے ظفرمندانہ دخول کی مخالفت کی، اسی طرح پاپائی حکام نے لوتھر کے دخول کی مخالفت کی۔ پھر لوتھر نے اپنا نام بدل لیا (جو مہر کیے جانے کی ایک علامت ہے) اور وہ

اوجھل کر دیا گیا جبکہ وہ نئے عہدنامہ کا جرمن زبان میں ترجمہ کر رہا تھا۔ ڈائٹ آف ورمرز میں اس کی پیشی نصف اللیل کی للکار کی تمثیل تھی، جس نے اُس زمانہ کے کلیسائی-ریاستی حکام کی طرف سے فرمانِ قتل تک رہنمائی کی، اور یوں اتوار کے قانون کی تمثیل ٹھہری۔ 'Jörg' 'Jörg' کے نام سے دس ماہ تک مخفی رہنے کے بعد حکام کی طرف سے خطرہ تبدیل ہو چکا تھا، اور بڑی حد تک بدعنوان چارلس پنجم کو درپیش دو فوجی مسائل پر آ گیا تھا۔ وہ دو فوجی خطرات فرانس اور اسلام تھے، جو سوشلزم اور اسلام کے اسی ناپاک اتحاد کی نمائندگی کرتے ہیں جو آج نوع انسان کے مقابل آ کھڑا ہے۔

”زمین میں خدا کا کام، ہر عظیم اصلاح یا مذہبی تحریک میں، زمانہ بہ زمانہ ایک نمایاں مشابہت پیش کرتا ہے۔ انسانوں کے ساتھ خدا کے برتاؤ کے اصول ہمیشہ ایک ہی رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے کی اہم تحریکوں کی مماثلت ماضی کی تحریکوں میں پائی جاتی ہے، اور سابقہ ادوار میں کلیسیا کے تجربے میں ہمارے اپنے زمانے کے لیے نہایت قدر و قیمت رکھنے والے اسباق موجود ہیں۔“ The Great Controversy, 343

لعزر کی راہنمائی میں ایک گدھا مسیح کو یروشلیم میں لے آیا، گھوڑے سے کھینچی جانے والی ایک بگھی لوتھر کو ڈائٹ آف ورمرز تک لے گئی، اور ایک گھوڑا اسنو کو ایکسیٹر کے کیمپ میٹنگ میں لے آیا؛ یوں گدھا اور گھوڑا، جو دونوں "Equidae" خاندان اور "Equus" جنس کے ارکان ہیں، نصف اللیل کی پکار کے پیغام کی علامت کے طور پر متعین ہوتے ہیں۔

اے بنت صیون، نہایت شادمان ہو؛ اے بنت یروشلیم، بلند آواز سے للکار: دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے؛ وہ عادل ہے اور نجات رکھنے والا؛ حلیم ہے، اور گدھے پر سوار، بلکہ جوان گدھے پر جو گدھی کا بچہ ہے۔ زکریا 9:9۔

نصف اللیل کی پکار کے پیغام کی علامت گدھے یا گھوڑے کی آمد ہے، اور یہ دونوں اسلام کی علامتیں ہیں۔ نصف اللیل کی پکار کے سچے پیغام کا برگزیدہ قاصد گھوڑے پر آیا، جو مسیح کے گدھے پر آنے کے مطابق تھا۔ آخری ایام میں ”محاصرہ“ اس بات کی تکمیل سے نشان زد ہے کہ ایلن وائٹ نے شہر نیشول کے بارے میں تعین کیا تھا کہ اسے ”آتشیں گولوں“ سے مارا جائے گا۔

محاصرہ نیشول کے آتش گولوں سے کیوں آغاز کرتا ہے؟ کیا اس لیے کہ خدا کے نبوی کلام میں اسلام کی نمائندگی گدھے اور گھوڑے کے ذریعے کی گئی ہے؟

سیمرنہ

شہنشاہ نیرو کلیسیائے سیمرنہ کے آغاز کی نشان دہی کرتا ہے، جب شہر روم سنہ 64 میں جلا دیا گیا۔ یہ تاریخ مسیحی کلیسیا پر اُس ایذارسانی کے آغاز کو نشان زد کرتی ہے جو ڈھائی سو سال کے عرصے میں جاری رہی اور سنہ 313 میں فرمانِ میلان پر جا کر اختتام پذیر ہوئی۔ حیوان کی شبیہ کی تشکیل الفا وے مارک کی نمائندگی کرتی ہے، جو ایک ایسے دور کا آغاز کراتی ہے جس کا اختتام اومیگا وے مارک پر ہوتا ہے، اور جس کی نمائندگی اُس حیوان کے نشان سے ہوتی ہے جو عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت ظاہر ہوگا۔ اس دور کی پہچان اس طور پر کی گئی ہے کہ اس کا آغاز ”فرامین“ سے ہوتا ہے۔

”اگر قاری اس عنقریب آنے والی کشمکش میں کام میں لائے جانے والے وسائل کو سمجھنا چاہے، تو اسے صرف اُن ذرائع کے ریکارڈ کا سراغ لگانا ہے جنہیں روم نے گزشتہ زمانوں میں اسی مقصد کے لیے استعمال کیا تھا۔ اگر وہ جاننا چاہے کہ پاپائیوں اور پروٹسٹنٹوں کا اتحاد اُن لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرے گا جو اُن کے عقائد رسمی کو رد کرتے ہیں، تو وہ اُس روح کو دیکھے جو روم نے سبت اور اُس کے مدافعوں کے خلاف ظاہر کی۔“

”شاہی فرمان، عام کلیسیائی مجالس، اور دنیوی اقتدار سے تقویت پانے والے کلیسیائی ضوابط وہ مراحل تھے جن کے ذریعے بت پرستانہ عید نے مسیحی دنیا میں اپنے مقام اعزاز کو حاصل کیا۔ اتوار

کی پابندی نافذ کرنے والا پہلا عوامی اقدام وہ قانون تھا جو قسطنطین نے جاری کیا۔ (321) 321 صفحہ 53 کے لیے ضمیمہ نوٹ ملاحظہ ہو۔ اس فرمان کے مطابق شہری باشندوں کو 'سورج کے معزز دن' میں آرام کرنا لازم تھا، لیکن دیہاتیوں کو اپنی زرعی مشاغل جاری رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اگرچہ یہ عملاً ایک مشرکانہ قانون تھا، تاہم مسیحیت کو برائے نام قبول کر لینے کے بعد شہنشاہ نے اسے نافذ کیا۔ "The Great Controversy, 574

پہلا شاہی فرمان جس نے سمیرنہ کی کلیسیا سے پرگمنس کی کلیسیا کی طرف ایک انتقال کو نمایاں کیا، 313ء میں میلان کا فرمان تھا۔ یہ اُس پہلے قدم کی نمائندگی کرتا تھا جو 321ء کے پہلے اتوار کے قانون تک لے گیا۔ یروشلم کی تباہی اتوار کے قانون کی تمثیل ہے، اور دو نبوی گواہ ایک ایسے محاصرہ کی نشاندہی کرتے ہیں جو اس تباہی سے پہلے واقع ہوا۔ یہ دو محاصرے، جو 587 ق م میں بابل کے تیسرے محاصرہ اور 70ء میں روم کے دوسرے محاصرہ سے ظاہر کیے گئے ہیں، اس حقیقت کو متعین کرتے ہیں کہ وہ نشانِ راہ جو اتوار کے قانون کے نشانِ راہ سے پہلے آتا ہے—ایک نبوی محاصرہ ہے۔

نیوکدنضر نے یہویاقیم کے خلاف محاصرہ قائم کیا، پھر یہویاقین کے خلاف، اور آخر کار صدقیہ کے خلاف۔ کیستیسوس نے سن 66 میں محاصرہ قائم کیا، اور اُس نشان کو پورا کیا جو یسوع نے کلیسیا کو دیا تھا، جس طرح 587 قبل مسیح کے تیسرے محاصرے میں حزقی ایل کی بیوی کی موت کا نشان موجود تھا۔ یروشلم کی تباہی سے پہلے آنے والا نشانِ راہ ایک محاصرہ ہے، اور وہ ایک "نشان" بھی ہے۔ سن 321 کے اتوار کے قانون سے پہلے آنے والا نشانِ راہ میلان کا فرمان تھا، جہاں ایک ایسی کلیسیا (سمورنہ) سے، جس پر کوئی ملامت نہیں، پرگمنس کی طرف انتقال ہوا، جو ایک مفاہمت کر چکی کلیسیا کی علامت ہے۔

لہذا فرمانِ میلان ایک نبوی محاصرے کی ابتدا ہے، اور یہ ایک نشانی بھی ہے۔ نیز یہ اُس مقام کی علامت بھی ہے جہاں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی لاودیکیائی تحریک منتقل ہو کر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی فلڈلفیائی تحریک میں داخل ہوتی ہے۔

فلادلفیہ اور سمیرنہ، مکاشفہ کی سات کلیسیاؤں میں سے وہی صرف دو کلیسیائیں ہیں جن پر کوئی ملامت نہیں۔ یہ حقیقت، اپنے نتیجے کے طور پر، اُس انتقال کو کلیسیائے مجاہد سے کلیسیائے غالب کی طرف انتقال کے طور پر متعین کرتی ہے۔ یہ انتقال فرمانِ میلان کے ساتھ مطابق ہے، جہاں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آخری ایام کی تحریک وہ اٹھویں کلیسیا بن جاتی ہے، جو سات میں سے ہے۔ فلادلفیہ اور سمیرنہ وہی صرف دو کلیسیائیں بھی ہیں جو اُن لوگوں سے کشمکش رکھتی ہیں جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں، مگر درحقیقت شیطان کی عبادت گاہ سے ہیں۔

313 کی وہ نشانِ راہ 1844 میں 12 تا 17 اگست منعقد ہونے والے ایکسیٹر کیمپ میٹنگ کے ساتھ بھی مطابقت رکھتی ہے۔ جب وہ کیمپ میٹنگ ختم ہوئی تو یہ پیغام 22 اکتوبر 1844 کو دروازہ بند ہونے تک ریاستہائے متحدہ کے مشرقی ساحلی علاقے میں مدوجزر کی ایک عظیم لہر کی مانند پھیل گیا۔

"ایک مدوجزر کی موج کی مانند یہ تحریک تمام سرزمین پر چھا گئی۔ شہر سے شہر، گاؤں سے گاؤں، اور دور دراز دیہی مقامات تک یہ پہنچی، یہاں تک کہ خدا کے منتظر لوگ پوری طرح بیدار ہو گئے۔ اس منادی کے سامنے جنون پرستی یوں مٹ گئی جیسے طلوع ہوتے سورج کے سامنے صبح کی کھر۔ ایمانداروں نے دیکھا کہ ان کے شک اور پریشانی دور ہو گئے، اور امید اور حوصلہ نے ان کے دلوں کو زندگی بخشی۔ یہ کام اُن افراط و تفریط سے خالی تھا جو ہمیشہ اُس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب انسانی جوش تو موجود ہو مگر خدا کے کلام اور روح کا قابو پانے والا اثر نہ ہو۔ اپنی نوعیت میں یہ اُن فروتنی کے اوقات اور خداوند کی طرف بازگشت کے زمانوں کے مانند تھا جو قدیم اسرائیل میں اُس کے خادموں کی طرف سے تنبیہ کے پیغامات کے بعد آیا کرتے تھے۔ اس میں وہ اوصاف پائے جاتے تھے جو ہر زمانہ میں خدا کے کام کو نمایاں کرتے ہیں۔ وجدانی مسرت بہت کم تھی، بلکہ اس کے

بجائے دل کی گہری جانچ، گناہ کا اقرار، اور دنیا کو ترک کرنا تھا۔ خداوند سے ملاقات کے لیے تیاری کرنا مضطرب روحوں کا بوجھ تھا۔ وہاں ثابت قدم دعا اور خدا کے لیے غیر مشروط سپردگی تھی۔
The Great Controversy, 400, 401

22 اکتوبر 1844 کو دروازے کا بند ہو جانا عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی تمثیل پیش کرتا ہے، اور وہ نشان راہ جو 22 اکتوبر کے بند دروازے سے پہلے تھا، ایکسیٹر کا کیمپ میٹنگ تھا۔ لہذا ایکسیٹر کا کیمپ میٹنگ فرمان میلان کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ یہ مسیح کے فاتحانہ داخلے کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہے۔

”نصف شب کی صدا اتنی زیادہ دلائل کے ذریعے نہ پھیلی، اگرچہ کلام مقدس سے اس کا ثبوت واضح اور قطعی تھا۔ اس کے ساتھ ایک محرک قوت تھی جو جان کو حرکت میں لے آتی تھی۔ نہ کوئی شک تھا، نہ کوئی سوال۔ مسیح کے یروشلیم میں ظفرمندانہ داخلے کے موقع پر، وہ لوگ جو عید منانے کے لیے ملک کے ہر حصے سے جمع ہوئے تھے، کوہ زیتون پر امد آئے، اور جب وہ اُس ہجوم میں شامل ہوئے جو یسوع کی مشایعت کر رہا تھا، تو انہوں نے اُس گھڑی کے الہام کو پا لیا اور اس نعرے کو بلند کرنے میں مدد دی، ’مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے!‘ [21:9] 21:9 اسی طرح وہ ایمان بھی جو ایڈونٹسٹ اجتماعات میں آتے تھے—بعض تجسس سے، بعض محض تمسخر کے لیے—اس پیغام کے ساتھ ہونے والی قائل کرنے والی قوت کو محسوس کرتے تھے، ’دیکھو، دلہا آتا ہے!‘
Spirit of Prophecy, volume 4, 250

میلان کا فرمان اُس نبوی محاصرہ کی نشان دہی کرتا ہے جس کی تمثیل 587 قبل مسیح میں نبوکدنضر اور سنہ 66 میں قیستیوس نے پیش کی تھی۔ ان دونوں محاصروں کا انجام بالترتیب 586 قبل مسیح اور 70 میں یروشلیم کی تباہی پر ہوا۔ قیستیوس کا محاصرہ ختم ہوا، اور ساڑھے تین سال بعد، محاصرہ ططس کے تحت دوبارہ شروع ہوا، یوں ایک نبوی مدت فراہم ہوئی جو ایک الفا رومی حاکم سے شروع ہوتی ہے اور ایک اومیگا حاکم پر ختم ہوتی ہے۔ یہ ساڑھے تین سال پاپائیت کے ہاتھوں یروشلیم کے پامال کیے جانے کی نمائندگی کرتے ہیں، اور اُس جلد آنے والے اتوار کے قانون کی بھی، جب پاپائیت کے مہلک زخم کو شفا مل جائے گی اور وہ پھر ساڑھے تین علامتی سال تک حکمرانی کرے گی۔

لیکن جو صحن ہیکل کے باہر اُسے چھوڑ دے، اور اُس کی پیمائش نہ کر؛ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گے۔ مکاشفہ 11:2۔

۵۳۸ میں، اور پھر دوبارہ آنے والے اتوار کے قانون پر، یروشلیم کو پامال کیا جانا شروع ہوتا ہے۔ ان دونوں اتوار کے قوانین کی نمائندگی سن ۳۲۱ سے کی گئی تھی، جب قسطنطین اعظم نے پہلا اتوار کا قانون نافذ کیا۔ ۵۳۸ میں، پاپائیت کو خدا کی کلیسیا کو ساڑھے تین برس تک ایذا پہنچانے (پامال کرنے) کا اختیار دیا گیا، جیسا کہ یہ سیستیوس سے ططس تک کی تاریخ سے ممثل ہے۔ ۵۳۸ میں، پاپائیت نے اورلینز کی تیسری کونسل میں ایک اتوار کا قانون منظور کیا۔ جلد آنے والا اتوار کا قانون اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ پاپائیت کو ہیکل کو پھر سے پامال کرنے (ایذا پہنچانے) کا اختیار کب دیا جاتا ہے۔

313 اُس پہلے فرمان کی نشان دہی کرتا ہے جس نے 321 میں پہلے اتوار کے قانون کی طرف راہ ہموار کی۔ پھر 330 میں، سلطنت نبوتی طور پر مشرق اور مغرب میں تقسیم کی گئی، یوں پوپ کی ظلم و ستم کے دوسرے دور کے ”بیالیس“ علامتی مہینوں کے اومیگا اختتام پر مہر ثبت ہوئی—یہ ظلم و ستم اور پامال کیے جانے کا وہ دور تھا جو ریاستہائے متحدہ میں الفا اتوار کے قانون سے شروع ہوا تھا۔

اور تیسرے فرشتے نے اُن کے پیچھے آ کر بلند آواز سے کہا، اگر کوئی شخص اُس حیوان اور اُس کے بت کی پرستش کرے، اور اُس کی چھاپ اپنے ماتھے پر یا اپنے ہاتھ پر لے، تو وہ بھی خدا کے غضب کی اُس سے میں سے پئے گا جو اُس کے قہر کے پیالے میں لے آمیزش انڈیلی گئی ہے؛ اور وہ مقدس فرشتوں کے سامنے اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ اور اُن کے عذاب کا دھواں ابدالآباد تک اٹھتا رہے گا؛ اور جو اُس حیوان اور اُس کے بت کی پرستش کرتے ہیں، اور جو کوئی اُس

کے نام کی چھاپ لیتا ہے، انہیں نہ دن کو آرام ہے نہ رات کو۔ یہیں مقدسوں کے صبر کا مقام ہے: یہ وہ ہیں جو خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور یسوع کے ایمان کو قائم رکھتے ہیں۔ مکاشفہ 14:9-12۔

میدان

’میلان‘ کے لاطینی معنی میدان کے وسط کے ہیں۔ مشرق اور مغرب کے درمیان، سن 313 میں مغرب کے قسطنطین نے مشرق کے لیسینیس کے ساتھ اتحاد طلب کیا۔ یہ فرمان مشرق اور مغرب کو یکجا لانے کی کوشش کی نمائندگی کرتا تھا، اور اس فرمان کی توثیق ایک معاہداتی شادی کے ذریعے ہوئی، جب قسطنطین کی سوتیلی بہن قسطنطیہ نے لیسینیس سے شادی کی۔ تاہم، جیسے دانی ایل گیارہ میں شمال کے سلوکیوں اور جنوب کے بطلموس کے درمیان پہلی معاہداتی شادی، یہ شادی بھی ناکامی کے لیے مقدر تھی، کیونکہ وہ قدیم مقولہ پورا ہوا جو کہتا ہے: ’مشرق مشرق ہے، اور مغرب مغرب، اور یہ دونوں کبھی باہم نہیں ملیں گے۔‘

سال ’330‘ کو براہ راست دانی ایل گیارہ کی آیات چوبیس، ستائیس اور انتیس میں پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح 313 سے 330 تک کے سترہ برس دانی ایل گیارہ کی نبوتی ترتیب میں شامل ہو جاتے ہیں، اور نبوتی ضرورت کے تحت یہ 313 میں مشرق و مغرب کے اُس معاہداتی نکاح کو اسی باب میں مذکور پہلے معاہداتی نکاح کے مماثل قرار دیتا ہے۔

”دانی ایل کے گیارہویں باب کی نبوت تقریباً اپنی کامل تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اس نبوت کی تکمیل میں جو بہت سا تاریخ وقوع پذیر ہو چکی ہے، وہ دوبارہ دہرائی جائے گی۔“ Manuscript

Releases, number 13, 394

انطاکس دوم تھیوس، جس نے 261-246 ق م تک حکومت کی، نے اپنی پہلی بیوی لاودیکے اول کو مصر کے بطلموس دوم فلاڈیلفس کی بیٹی برنیقہ کی خاطر الگ کر دیا۔ یہ شادی اُس صلح نامے کا حصہ تھی جس نے 252 ق م میں دوسری شامی جنگ کا خاتمہ کیا۔ بعد ازاں جب قسطنطین نے 324 میں لکینیوس کو شکست دی تو یہ ازدواجی بندھن ختم ہو گیا، جیسا کہ انطاکس اور برنیقہ کی شادی بھی ختم ہوئی، جب پہلی بیوی لاودیکے نے 246 ق م میں انطاکس کو زہر دے دیا۔ وہ شادی جس نے دوسری شامی جنگ کے اختتام کی علامت قائم کی تھی، اور انطاکس کا قتل، اور اس کے بعد برنیقہ، اُس کے بچے، اور اُس کے مصری مصاحبین کا قتل، تیسری شامی جنگ کے آغاز کی علامت بنے۔ 313 کی معاہداتی شادی نے اُس ایذارسانی کے دور کا خاتمہ کیا جس کی نمائندگی سمیرنا کی کلیسیا کرتی ہے، اور اُس مصالحت کے دور کا آغاز کیا جس کی نمائندگی پرگمس کی کلیسیا کرتی ہے۔

سلوکی تاریخ کے آغاز میں ہونے والی شادی اُس معاہداتی شادی کی علامت تھی جو سلوکی سلطنت کے اختتام پر اُس وقت واقع ہوئی جب انطیوکس اعظم نے اپنی بیٹی کلیوپیٹرا اول کو بطلموس پنجم ایپیفینس کے حوالے کیا۔ یہ شادی 193 قبل مسیح میں رفحیہ میں ہوئی، لیکن یہ اتحاد جلد ہی ختم ہو گیا، جیسا کہ شمال کے بادشاہ اور جنوب کے بادشاہ کے درمیان پہلی معاہداتی شادی بھی ختم ہو گئی تھی۔ سلوکی سلطنت کی آلفا اور اومیگا معاہداتی شادیاں اُس معاہداتی شادی کی تمثیل ہیں جس کا ذکر بعد میں دانی ایل گیارہ کی نبوتی تاریخ میں آتا ہے، جب اوکٹاویان نے 40 قبل مسیح میں اپنی بہن اوکٹاویہ مائٹر کو مارک انٹونی کے حوالے کیا۔ مارک انٹونی اور اوکٹاویان روم کے مشرقی اور مغربی علاقوں پر اقتدار کی کشمکش میں مبتلا تھے، جو 44 قبل مسیح میں جولیس سیزر کے قتل کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ 40 قبل مسیح میں اس شادی کے موقع پر برونڈیزیم کا معاہدہ نافذ کیا گیا، اور اٹھ سال بعد 32 قبل مسیح میں مارک انٹونی نے باقاعدہ طور پر اوکٹاویہ کو طلاق دے دی اور 31 قبل مسیح میں ایکٹیئم کی جنگ کا سبب بنا، جہاں مارک انٹونی اور کلیوپیٹرا، (آخری ترین کلیوپیٹرا)، دونوں اپنے انجام کو پہنچے۔

سلوقی سلطنت کے اومیگا عقدِ نکاح معاہدہ نے پہلی کلیویٹرا کو متعارف کرایا، جو آخری کلیویٹرا کی تمثیل تھی، اور جس کی نسل کا سلسلہ 40 قبل مسیح میں رومی سلطنت کے نبوتی الفا عقدِ نکاح معاہدہ تک ربط قائم کرتا ہے۔ یہ تین معاہداتی شادیاں میلان کے فرمان کے معاہداتی نکاح کی تمثیل ہیں۔ میلان کا فرمان ایک نبوتی محاصرہ کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے؛ یہ ایک نبوتی علامت کی نمائندگی کرتا ہے؛ یہ ایک راستباز کلیسیا کے ناراست کلیسیا میں انتقال کو نشان زد کرتا ہے، یوں سات میں سے آٹھویں ہستی کے معما کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسے معاہداتی نکاح کو نشان زد کرتا ہے جو ایک جنگ کا خاتمہ کرتا ہے، یہاں تک کہ اس معاہداتی نکاح کی طلاق واقع ہو، اور یوں ایک جنگ کے آغاز کو نشان زد کرے۔ دو رومی شادیوں میں، طلاق سلطنت کے اتحاد کا موجب بنتی ہے۔ 313 ایکسیٹر کیمپ میٹنگ کو بھی نشان زد کرتا ہے جہاں نصف اللیل کی پکار کے پیغام کا اعلان شروع ہوتا ہے اور 22 اکتوبر کے بند دروازے تک پہنچتا ہے۔

ہم اگلے مضمون میں ان حقائق پر غور جاری رکھیں گے۔